احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 15 جون 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 15 جون 2013ء 5 شعبان 1434 ہجری 15 احسان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 135

دو مسئلے

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کیلئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ یادرکھو تالیف ایک اعجاز ہے جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔

(ملفوظات جلداول صفحہ 336)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب بیان کرتے ہیں کہ سیٹھ حضرت شیخ حسن صاحب ہمیشہ پوشیدہ طور پر امداد دیتے تھے۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ مثلاً کوئی محتاج آیا اس نے کہا کہ میری لڑکی کی شادی ہونے والی ہے۔ روپیہ نہیں تو آپ کوئی جواب نہ دیتے اور جب وہ واپس جانے لگتا تو کہتے کہ کل صبح کو سیر کو جاؤں گا میرے ساتھ چلنا۔ رات کو نوکر کے ذریعہ کچھ روپیہ منگوا کر جیب میں رکھ لیا کرتے اور معمول کے طور پر جب صبح اپنے باغ تک جاتے جو ایک میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے تو اس شخص کو ساتھ لیتے اور بالکل علیحدگی میں اسے رقم دے دیتے۔ لوگوں کی امداد کرنے کے لئے اس حد تک طبیعت میں فیاضی تھی کہ کبھی کسی کو خالی واپس نہ کرتے۔ فیاضی کا اس امر سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ میرے ملازم کو جو موٹر صاف کیا کرتا تھا اور جس کی تنخواہ صرف پچیس روپیہ ماہوار تھی یعنی تین صد روپیہ سالانہ۔ اس کو میرے ہاں ملازم ہونے سے پہلے سیٹھ صاحب نے دو ہزار روپیہ قرضہ دیا تھا جو اس کی قریباً چار سال کی تنخواہ کے برابر تھا۔ بھلا ایسے شخص سے وصولی کی توقع کیونکر ہوسکتی تھی۔ جب کاروبار میں نقصان ہوا تو بہت زیادہ زیر بار ہو جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ سائل بدستور آتے۔ آپ کہتے کہ اب تو میرے پاس روپیہ نہیں تو وہ اپنی ضروریات بیان کر کے کہتے کہ آپ فلاں شخص کے نام چٹھی لکھ دیں ہم اس سے رقم حاصل کرلیں گے۔ چنانچہ آپ بعض متمول آدمیوں کے نام لکھ دیتے کہ آپ کے حساب میں انہیں قرض دے دیں۔ سو کاروباری حالت میں ضعف آنے کے ساتھ ساتھ ایسا قرض بھی بڑھتا گیا۔ لیکن آپ کی طبیعت ایسی واقع ہوئی تھی کہ گھبراہٹ نام تک کو نہ ہوتی۔ چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سو برس کی لمبی عمر عطا کی اور اس وقت تک وفات نہ دی جب تک کہ قرضوں کی ایک ایک پائی سے سبکدوش نہ ہوگئے۔ آپ کی حد درجہ کی فیاضی کی وجہ سے مشہور تھا کہ لوگوں کو پیسے دے کر احمدی بناتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے لوگ یہ طریق اختیار کرتے تھے کہ آپ کے پاس آئے دو ایک روز آپ کے ہمراہ نمازیں پڑھیں۔ پھر اپنی حاجت پیش کردی اور پانچ سو چار سو روپیہ لے لیا۔ بعض لوگ آپ سے کہتے بھی کہ یہ دکھاوے کے لئے نمازیں پڑھنے آئے ہیں۔ لیکن آپ کہتے کہ ہمیں کیا علم کہ ان کی کیا نیت ہے۔

آپ کو جس رفاہ عام کے کام کا موقع ملا اس سے دریغ نہیں کیا۔ آپ کے کارخانے مہمان خانہ کا کام بھی دیتے تھے۔ آپ نے (بیت) احمدیہ یادگیر کے قریب احمدیہ مہمان خانہ بھی تعمیر کیا۔ آپ کا دسترخوان بہت وسیع ہوتا تھا۔ تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہی جاتی تھی۔ یادگیر میں آپ نے عرصہ تک ایک احمدیہ دواخانہ انگریزی اور ایک احمدیہ دواخانہ یونانی قائم کر رکھے تھے۔ گھروں پر بیماروں کو دیکھنا ادویہ علاج سب کچھ بلالحاظ مذہب وملت مفت ہوتا تھا۔ بسا اوقات سرکاری ہسپتال والے بھی احمدیہ دواخانہ انگریزی سے جن ادویہ کی ضرورت پڑتی مفت منگوا لیتے تھے۔ ڈاکٹروں، اطباء، عملہ اور ادویہ وغیرہ کے جملہ اخراجات سیٹھ صاحب برداشت کرتے تھے۔ مولوی عبدالقادر صاحب فرائضی احمدی سے بہت سی کتب، طب، عربی صرف ونحو دینیات اور عقائد پر تصنیف کرا کے سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ پر شائع کیں۔ ایک دفعہ قحط کی وجہ سے عوام کو بہت تکلیف تھی۔ آپ نے پانی کی قلت کے دور کرنے کے لئے اپنے باغ کا انجن اکھڑوا کر بستی کے باہر تالاب کے پاس لگوا دیا اور تین ماہ تک اپنے خرچ پر اسے چلایا۔ بلکہ چلانے والے کے اخراجات بھی خود ادا کئے۔ اس طرح عوام کی پانی کی تکلیف دور ہوئی اور انہیں بروقت پانی میسر آتا رہا۔ کئی جگہ آپ نے باؤلیاں بنوائیں۔ سرکاری مدرسہ یادگیر کو ایک بیش بہا زمین عطیہ دی جو اب کھیل کے میدان کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

(رفقاء احمد جلد اول ص 226,224)

کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریرات حضرت مسیح موعود کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''اس زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے اور جو کتاب مکنون کا رنگ رکھتی ہے وہ حضرت مسیح موعود کی پیش کردہ تفسیر قرآن کے علاوہ اور کہیں نہیں مل سکتی اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم اور احادیث نبوی کو سمجھنے کے لئے جو ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں کتب حضرت مسیح موعود کا بھی مطالعہ کریں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کو اس کی طرف پوری توجہ نہیں ہے جو کہ فکر کا مقام ہے۔'' (الفضل 29۔اکتوبر 1977ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقائق ومعارف کے اس خزانے سے وافر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

اردو زبان کی ترویج کیلئے الفضل کی خریداری بڑھائیں

مجلس شوریٰ 2013ء میں پیش ہونے والی دوسری تجویز اردو زبان پر عبور حاصل کرنے کی ضرورت کے بارے میں تھی۔ مجلس شوریٰ کے منظور شدہ فیصلہ جات کے مطابق

روزنامہ الفضل اردو زبان کی ترویج میں قابل تعریف کردار ادا کر رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ الفضل کی خریداری کو بڑھایا جائے اور اس کے استفادے کی طرف جماعت توجہ کرے۔ اگر ایک خریدار اخبار پڑھ لینے کے بعد دوسرے گھرانے کو مہیا کردے اسی طرح اس کو آگے سے مہیا کیا جاتا رہے تو استفادہ میں وسعت پیدا ہوگی۔

مجلس شوریٰ کے اس فیصلہ کی تعمیل میں احباب جماعت سے گزارش ہے کہ الفضل کی خریداری کو بڑھائیں اور اس کا فیض عام کریں۔

(ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا بیت الرحمٰن سپین کی استقبالیہ تقریب سے خطاب

بطرز سوال و جواب

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے کب بیت الرحمٰن کی استقبالیہ تقریب سے خطاب فرمایا؟

ج: 3/اپریل 2013ء بمقام بیت الرحمٰن ویلنسیا سپین

س: یورپ اور مغرب کے لوگ مسلمانوں کے متعلق کیسے نظریات رکھتے ہیں؟

ج: یورپ اور مغرب میں مسلمانوں اور مذہب اسلام کو خدشات کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس مذہب کے پیروکار کو جنونی اور انتہا پسند سمجھا جاتا ہے یہ بھی خیال پایا جاتا ہے کہ ایک مسلمان غیر مسلموں کو ناپسند کرتا ہے اور انہیں بات چیت کے قابل نہیں سمجھتا۔

س: حضور انور نے مہمانوں کا شکریہ کن الفاظ میں ادا کیا؟

ج: فرمایا، ایسی تقریب میں جو (-) کمیونٹی کی طرف سے ہوا اور اس تقریب کا انعقاد ان کی بیت الذکر میں ہو رہا ہو اس میں آپ کا موجود ہونا آپ کی کشادہ دلی کو ظاہر کرتا ہے آپ کا یہاں آنا قابل تعریف ہے میں آپ کا اس مبارک تقریب کو رونق بخشنے اور اس کے لئے وقت نکالنے پر بہت مشکور ہوں۔

س: شکر کے مضمون کو مذہب کے حوالہ سے بیان کریں؟

ج: ''مذہبی طور پر میرا فرض بنتا ہے کہ میں ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا کیونکہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص دوسرے شخص کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا وہ اپنے خالق کا بھی شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔''

س: حضور انور نے اس بیت الذکر کی تعمیر کی اجازت دینے پر کن احباب کا شکریہ ادا کیا؟

ج: ''سب سے پہلے تو میں ہمسایوں، کونسلرز اور شہر کے میئر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں یہاں (بیت) تعمیر کرنے کی اجازت دی۔''

س: ہمسایوں کے (بیت) کی تعمیر سے پیدا ہونے والے کن خدشات کا ذکر فرمایا؟

ج: ''کچھ ہمسایوں کو بیت کی تعمیر کے متعلق خدشات تھے ان کا خیال تھا کہ بیت الذکر کی تعمیر سے علاقہ کا امن اور سکون متاثر ہوگا سڑکوں پر ٹریفک میں اضافہ ہو جائے گا۔ لوگ کوڑا کرکٹ پھینکیں گے اور ماحول خراب کریں گے۔''

س: حضور انور نے ہمسایوں کے خدشات کے ضمن میں کس یقین اور جماعتی طرز عمل کا ذکر فرمایا ہے؟

ج: ''مجھے امید ہے اور یقین ہے کہ ان کے خدشات درست ثابت نہ ہوں گے۔ آپ سب نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے کچھ ہفتوں میں اس (بیت) میں بہت زیادہ کام ہوا ہے بہت سے لوگ یہاں اکٹھے ہوتے رہے کافی مقدار میں کھانا پکایا جاتا رہا اور کافی لوگ یہاں کھانا کھاتے رہے لیکن میرا خیال ہے یہ ہمسایوں کے لئے باعث تکلیف نہیں ہوا ہوگا۔ کم ازکم میں نے تو اس علاقے میں کسی قسم کا کوئی گند نہیں دیکھا۔ سوائے اس کے ان دنوں کونسل کی طرف سے کوڑا اکٹھے کرنے والے ٹرکوں کو کچھ زیادہ کام کرنا پڑا ہوگا کیونکہ انہیں معمول سے زیادہ کوڑے کے بیگز اٹھانے پڑے ہوں گے اس پر بھی میں ان سے معذرت چاہتا ہوں''

س: حضور انور نے صفائی کا مضمون کس طرح بیان فرمایا؟

ج: سچے (مومن) کو اس کا مذہب واضح طور پر بتاتا ہے کہ صفائی اس کے مذہب کا ایک حصہ ہے نہ صرف ظاہری صفائی کا حکم دیا گیا ہے بلکہ اندرونی طور پر بھی مکمل صفائی کی نصیحت کی گئی ہے۔ حضور انور نے مزید فرمایا: کہ نئے سال کے آغاز میں جب زیادہ تر لوگ نیا سال رات بھر پارٹیاں کر کے مناتے ہیں ہم لوگ مقامی انتظامیہ کی سڑکیں صاف کرنے میں مدد کرتے ہیں اور انتظامیہ کو افرادی قوت مہیا کرتے ہیں تاکہ وہ ان پارٹیوں کے بعد صفائی کرسکیں۔

س: حضور انور نے ہمسایوں کے حقوق کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا: ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں کی مدد کریں اور یہ بات یقینی بنائیں کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمسایوں کے ساتھ تعاون کرنے اور ان کی مدد کرنے کی مسلسل تاکید کی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تاکید اس قدر کی گئی ہے کہ بسا اوقات مجھے گمان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت میں حصہ دار بنا دے گا۔ تو ہمسایوں کا خیال رکھنے کو اس حد تک اہمیت دی گئی ہے۔

س: حضور انور نے سپینش لوگوں کی کس خاص صفت کا ذکر فرمایا؟

ج: ''سپینش لوگوں کی ایک اور بات کی میں بہت تعریف کرتا ہوں کہ وہ صفائی پر زور دیتے ہیں سپینش عورتیں نہ صرف گھروں کی صفائیاں کرتی ہیں بلکہ اپنے گھروں کے باہر بھی سڑکوں کی صفائی کرتی ہیں جہاں گزرتے ہوئے میں نے خود عورتوں کو گھروں کے سامنے والے حصوں کی صفائی کرتے دیکھا ہے''

س: حضور انور نے ''ہمسایہ'' کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

ج: 1۔ صرف آپ کے ساتھ والا گھر ہی آپ کا ہمسایہ نہیں ہے بلکہ دونوں اطراف میں سو سو گھروں کے فاصلے تک رہائشی آپ کے ہمسائے ہیں۔ 2۔ ٹرین، کار، بس میں آپ کے ساتھ سفر کرنے والا بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ 3۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والا بھی آپ کا ہمسایہ ہے اس لحاظ سے ''ہمسایہ'' کی تعریف بہت وسیع ہے۔

س: دنیا میں قیام امن کے حوالہ سے اس خطبہ میں جماعت احمدیہ کی کس مساعی کا ذکر فرمایا ہے؟

ج: آج جماعت احمدیہ کا دو سو سے زیادہ ممالک میں قیام ہو چکا ہے ہم جہاں بھی جاتے ہیں وہاں ''محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام پھیلاتے ہیں ہم ہر ایک کو یہی (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئیں ہمارے کسی بھی فعل سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہئے رسول کریم ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر امن پسند شخص محفوظ رہے اس لئے ہم سب احمدی اس تعلیم کے مطابق چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ساری دنیا ان تعلیمات کے مطابق چلے، رنگ و نسل اور عقیدہ سے بالا ہو کر دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر امن اور آشتی کے ساتھ رہے۔

س: قرآن کریم نے ہمیں حقوق کی ادائیگی اور انصاف کے حوالے سے کیا سکھایا ہے؟

ج: قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہمیں صرف خدا تعالیٰ کے حقوق ہی ادا نہیں کرنے بلکہ انسانوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں ہمیں تمام معاملات میں حقیقی انصاف پسندی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ کیوں کہ ناانصافی کر کے آپ اپنے آپ کو خدا سے دور کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم ہمیں سکھاتا ہے کہ اگر ہمیں اپنے خلاف، اپنے والدین، اپنے قریبی عزیزوں یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دینی چاہئے ہم تب ہی حقیقی (مومن) کہلا سکیں گے جب ان تعلیمات کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں گے۔

س: تشدد پسندی کے حوالہ سے (دینی) تعلیم کو بیان کریں؟

ج: آج کل اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے اور اسلام کو ایک جارحیت پسند مذہب سمجھا جا رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا یہ غلط تصور چند شدت پسند مسلمانوں نے پیش کیا ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے دور میں اور آپ کے بعد آپ کے چار سچے خلفاء کے دور میں کبھی بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا جب مسلمانوں نے جنگ میں ابتداء کی ہو یا پھر کسی قسم کی جارحیت کا مظاہرہ کیا ہو بلکہ انہوں نے اپنا وقت انسانیت کی خدمت کے لئے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کے پرامن پیغام کو پھیلایا۔ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت صرف اس وقت دی گئی جب مسلمانوں پر ظلم کئے گئے اور مکہ میں انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور انہیں مدینہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی اور مدینہ تک ان کا پیچھا کیا گیا اور وہاں بھی ان پر حملہ کیا گیا تو تب مسلمانوں کو حق دیا گیا کہ وہ اپنا دفاع کریں۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہم نے آپ کو جنگ کرنے کی اجازت صرف اس لئے دی ہے کہ اگر آپ ان کا مقابلہ نہ کریں گے تو کوئی بھی عبادت گاہ خواہ وہ کلیسیا ہو یا یہودیوں کا معبد خانہ ہو یا مسجد ہو یا کوئی مندر، وہ ظالموں سے نہیں بچ پائیں گے تو اس اجازت سے صرف اسلام اور مسجد کی حفاظت نہیں کی گئی بلکہ اس حکم کے ذریعے سے دیگر مذاہب اور دیگر عبادت گاہوں کی بھی حفاظت کی گئی ہے اس لئے سچے مسلمانوں نے جنگ کے دوران کبھی بھی دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کو نقصان نہیں پہنچایا دفاع کرنے کے لئے جنگ کی اجازت صرف اس صورت میں دی گئی ہے جب لوگوں نے حکومت کے خلاف سازشیں کیں اور ملک کے لئے ایک خطرہ بن گئے۔

بعض تاریخ دانوں اور مستشرقین نے تاریخ کو غلط رنگ میں ہمارے سامنے پیش کیا اور ایسے لوگوں نے تاریخ اور سچائی کے ساتھ انصاف نہیں کیا میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان حکومتیں کبھی بھی غلط نہیں ہوئیں اور انہوں نے اپنے ممالک میں یا ہمسایوں کے ساتھ کبھی کوئی لڑائی نہیں کی لیکن ہمیں ایسے مواقع بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جب غیر مسلم حکومتوں نے مسلمانوں سے ایسا ہی ظالمانہ سلوک رکھا اور تاریخ اس پر گواہ ہے۔

س: اس بیت الذکر کی تعمیر کے حوالہ سے دنیا کو کیا پیغام دیا ہے؟

ج: یہ (بیت الذکر) بھائی چارہ اور ہم آہنگی کی جگہ کے طور پر تعمیر کی گئی ہے جو کوئی بھی یہاں نیک نیتی کے ساتھ آئے گا اس کے لئے اس بیت الذکر کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوں گے اس بیت الذکر کا

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2012ء

سیرت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

سیدنا و امامنا و مرشدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اِنَّ اللّٰہَ لَا یُبَشِّرُ الانبیاء والاولیاء بِذُرِّیَّۃٍ اِلَّا اِذَا قَدَّرَ تَولِید الصالحین۔‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ صفحہ 578)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو اولاد کی بشارت صرف اسی صورت میں دیتا ہے جب کہ ان کا صالح ہونا مقدر ہو۔

عاجز جس عظیم ہستی کی سیرت کے چند پہلو بیان کرے گا وہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی مبشر ذریت طیبہ کے اہم فرد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ہیں جن کی مبارک پیدائش سے پہلے ہی خداوند قدوس نے حضرت مسیح موعود سے ہم کلام ہوتے ہوئے اپنی بشارات سے نوازا۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد5 ص266)

حضرت مسیح موعود نے الہام ’’یاتی قمر(-) و امرک یتأتی‘‘ کو آپ پر چسپاں فرمایا۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ 42)

آپ کی علوّشان اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اپنے بچوں کی آمین کے موقع پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

’’یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور قرآن کریم کی حقانیت اور خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں۔‘‘

(الحکم 10-17/اپریل 1903ء)

20/اپریل 1893ء آپ کی تاریخ ولادت ہے اور 2 ستمبر 1963ء یوم وفات۔

آپ کا دل ہر وقت **عشقِ الٰہی** سے معمور رہتا تھا۔ 1951ء کا ذکر ہے کہ ایک دوست نے آپ کی خیریت مزاج دریافت کی تو آپ نے فرمایا۔ ہاں، شکر ہے میں اپنے خدا پر بالکل راضی ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:

’’مَیں نے اپنے دل کے سارے گوشوں میں جھانک کر اور کونے کونے کا جائزہ لے کر آخری نتیجہ یہی نکالا کہ مَیں خدا کے فضل سے اور اسی کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اپنے خدا اور اُس کی ہر تقدیر پر پورے شرح صدر کے ساتھ راضی ہوں۔‘‘

(الفضل 13 نومبر 1951ء ص4)

حضرت میاں صاحب کو خدا تعالیٰ سے جو تعلق تھا اس کا اظہار اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی میں ہی خاتمہ بالخیر کی بشارت عطا کر رکھی تھی۔ آپ نے ایک مرتبہ بڑے اضطرار سے دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ اس بارہ میں مجھے کوئی تسلی دے دے۔ اس دعا پر آپ کو قرآن مجید کا ایک ورق دکھایا گیا جس کے دائیں جانب یہ الفاظ تھے کہ ’’بغیر حساب‘‘ اور باقی سب ورق سفید تھا۔

(الفضل 20 نومبر 1963ء صفحہ 7)

آپ نے حکیم مولوی عبداللطیف شاہد صاحب کو حج بدل کیلئے منتخب فرمایا اور ان کو ایک خط میں جن دعاؤں کی تلقین کی اُن کے لفظ لفظ اور حرف حرف سے اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود، مکہ و مدینہ اور جماعت کے افراد سے محبت اور عشق کا دریا رواں نظر آتا ہے۔

(الفضل خاص نمبر 29/اکتوبر 1963ء صفحہ 31)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود سے آپ کو انتہاء درجہ کا عشق تھا۔ اسی جذبہ کے تحت آپ نے سیرت خاتم النبیینؐ اور سیرت المہدی جیسی بے نظیر کتب تحریر فرمائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سیرت خاتم النبیینؐ کو بنظرِ تحسین دیکھتے ہوئے فرمایا:۔

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی سیرتیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے یہ بہترین کتاب ہے۔ اور سیرتوں سے ہی نہیں بلکہ بعض لحاظ سے عربی سیرتوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں کہ کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس تصنیف میں ان علوم کا بھی پرتو ہے جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ حاصل ہوئے۔‘‘

(الفضل 7 جنوری 1932ء ص4)

آپ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود سے آپ کے عشق کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’آپ کا طریق تھا کہ گھر کی مجالس میں احادیث، نبی کریم ﷺ کی زندگی کے واقعات اور حضرت مسیح موعود کی زندگی کے حالات اکثر بیان فرماتے رہتے تھے۔ میرے اپنے تجربے میں یہ ذکر سینکڑوں مرتبہ کیا ہوگا۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ کبھی ایک مرتبہ بھی نبی کریمؐ یا حضرت مسیح موعود کے ذکر سے آپ کی آنکھیں آبدیدہ نہ ہوئی ہوں۔ بڑی محبت اور سوز سے یہ باتیں بیان فرماتے تھے پھر ان کی روشنی میں کوئی نصیحت کرتے تھے۔‘‘

(الفضل 20 نومبر 1963ء ص4)

ایک صاحب کو آپ مسودہ املا کروا رہے تھے۔ انہوں نے لکھتے ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے صلعم لکھ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ناپسندیدہ ہے۔ جب اتنی طویل و عریض عبارتیں لکھی جا سکتی ہیں تو صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ ہی تخفیف کا خیال کیوں آتا ہے۔ اور پھر اپنی قلم سے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیا۔ نیز فرمایا انگریزی میں محمد کا مخفف MOHD دیکھ کر ہمیشہ ہی مجھے افسوس اور رنج پہنچا ہے۔ نہ معلوم کس نے یہ مکروہ ایجاد کی ہے اور تخفیف کا سارا زور صرف ’’محمد‘‘ کے نام پر ہی صرف کر ڈالا ہے۔

(الفضل 29/اکتوبر 1963ء ص34)

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے پاس انگریزی کا ایک ڈرافٹ درستی کے لئے لے گیا۔ اس میں لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو MOHD لکھا ہوا تھا۔ جب آپ اس لفظ پر پہنچے تو قلم میز پر رکھ دی اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا:۔

محمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے۔ بعض انگریزی خواں لوگ یہ غلطی کرتے ہیں۔ اسے صرف MD یا MOHD لکھ دیتے ہیں۔ اس معاملہ میں میں بہت KEEN (حساس) ہوں۔ میں یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہم مخفف کر کے لکھیں۔

(الفضل 29/اکتوبر 1963ء ص49)

اپنے ایک ہم جماعت کی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پر آپ نے فرمایا کہ بچپن سے آج تک اس عمر کا ذکر آتے ہی مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آتا ہے۔ اور فرمایا:

’’یہ سب سے کم عمر ہے جو کسی نبی نے (جو کسی حادثہ کے نتیجہ میں فوت نہیں ہوئے) اس ناپائیدار دنیا میں پائی اور اس کے مقابل پر **ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام کیا وہ اتنا عظیم الشان ہے کہ مقابل پر اگر سب دوسرے انبیاء کے کام کو رکھا جائے تو پھر بھی آپ کے کام کا پلڑا بہت بھاری نظر آتا ہے۔**‘‘

(الفضل 8/اپریل 1954ء)

سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

’’سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا آپ کو اس قدر اہتمام تھا کہ باریک در باریک پہلو بھی نظرانداز نہیں فرماتے تھے۔ کیا بلحاظ رحم اور کیا بلحاظ عدل اور کیا بلحاظ مساواتِ محمدی، ہر اس روش پر سے ہو کر گزرتے رہے۔ جس پر کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عشاق کا قافلہ گزرا تھا۔‘‘

(خالد فروری 1964ء صفحہ 33)

حضرت میاں صاحب نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کے سامنے جو اقرار کیا۔ وہ آپ کے قلبِ مطہر کی کیفیت کا صحیح انعکاس ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

’’آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ہاشمی صاحب! آپ اس بات کے گواہ رہیں اور میں آپ کے سامنے اس امر کا اقرار اور اظہار کرتا ہوں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے لے کر اب تک **میرے دل میں سب سے زیادہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزیں** ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ **المرء مع من احب** اس لحاظ سے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت مجھے وہاں آنحضرت ﷺ کے قرب سے نوازدے گا۔

(الفضل 29/اکتوبر 1963ء ص37)

حضرت مسیح موعود کی محبت آپ کے اندر کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی اور آپ حضور کی پوری طرح اتباع فرماتے حتیٰ کہ لباس میں بھی اس کا خیال رکھتے۔ ایک دن (بیت) مبارک ربوہ میں نماز پڑھنے تشریف لائے تو خلافِ معمول کوٹ اپنے بازو پر رکھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود کی اتباع میں گھر سے کوٹ پہنے بغیر نہیں نکلا کرتا تھا مگر آج اس قدر شدید گرمی ہے کہ مجھ سے کوٹ برداشت نہیں ہو سکا۔ میں نے سوچا کہ پہن تو سکتا نہیں، کم از کم اسے اپنے ساتھ تو لے لوں اور اس طرح حضرت اقدس کی اس سنت کو پورا کرلوں۔

(حیات بشیر از حضرت مولانا شیخ عبدالقادر صاحب ناشر مجلس انصاراللہ پاکستان صفحہ 208)

وفات سے ایک سال قبل کی عیدالفطر کے موقع پر آپ بیمار تھے۔ عید کے بعد لوگوں نے مصافحہ شروع کر دیا اور آپ کو بیت میں رُکنا پڑا۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے عرض کیا کہ اس بیماری کی حالت میں خواہ مخواہ تکلیف کیوں اُٹھائی۔ سنئے کیا جواب دیا حضرت صاحبزادہ صاحب نے...... فرمایا:۔

’’مجھے ہمیشہ یہ احساس رہتا ہے کہ یہ لوگ جو ہماری عزت کرتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں، یہ سب کچھ اسی لئے ہے کہ ہم مسیح موعود کی اولاد ہیں۔ یہ حضرت اقدس کی نمائندگی کی ذمہ داری ہے اور مَیں اس بات سے بہت ڈرتا ہوں کہ کہیں اس میں کوتاہی نہ ہو جائے۔ اس لئے تکلیف اٹھا کر بھی ایسا کرتا ہوں۔‘‘

(الفضل 18 ستمبر 1963ء)

ابھی آپ بی اے میں تعلیم ہی پا رہے تھے کہ

اچانک آپ نے کالج چھوڑ دیا۔ اور قادیان میں آ کر حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے **قرآن وحدیث** پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ حضرت قاضی اکمل صاحب کے پوچھنے پر فرمایا:

''کالج تو پھر مل جائے گا مگر زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ ممکن ہے کہ قرآن مجید وحدیث پڑھنے کا اور پھر وہ بھی نورالدین ایسے پاک انسان سے پھر موقع نہ مل سکے۔ اس لئے مَیں نے یہی بہتر جانا۔''

(تشحیذ الاذہان مارچ 1914ء ص 154، حیات بشیر صفحہ 61)

آپ خلافت کے عاشق اور سلطان نصیر تھے۔ اور ہر راہ سے اس پر دل وجان نچھاور فرماتے تھے۔

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ایک مستجاب الدعوات اور صاحب کشف و رؤیا بزرگ تھے۔ انہیں 1951ء میں جبکہ وہ قادیان میں بطور درویش مقیم تھے، الہام ہوا:

''سب کو چھوڑ دو، خلیفے کو پکڑو''

(الفضل 9 فروری 1951ء)

یہ الہام انہوں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی لکھ دیا۔ آپ نے اُن کا یہ الہام اخبار میں شائع کرواتے ہوئے دوستوں سے اِس اُمید کا اظہار کیا کہ وہ اِس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اِس الہام میں جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو تو تمہیں چاہئے کہ دین کی خدمت کے لئے خلیفۂ وقت کے احکام پر کمربستہ رہو اور اپنے رشتہ داروں یا دوستوں کی محبت کی وجہ سے اس اطاعت سے رضاء الٰہی وابستہ رہے۔ حضرت میاں صاحب موصوف کو اَور بھی بعض بزرگ اپنے الہامات یا رؤیا و کشوف لکھا کرتے تھے۔ مگر آپ کا اِس الہام کو خاص طور پر شائع کروانا بتاتا ہے کہ آپ اطاعتِ امام کو ہی جماعتی ترقی کا واحد ذریعہ سمجھتے تھے۔

(الفرقان اپریل مئی 1964ء صفحہ 28)

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

''(ابا جان) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی صاحبزادہ صاحب سے بھی بے حد محبت کرتے تھے اور حضور کے خلافت پر فائز ہونے کے بعد اپنا جسمانی رشتہ اپنے نئے روحانی رشتہ کے ہمیشہ تابع رکھا۔ دینی معاملات کا تو خیر سوال ہی کیا تھا۔ دنیاوی امور میں بھی یہی کوشش فرماتے تھے کہ حضور کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہ ہو۔ حضور کی تکریم کے وہ کمال درجہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ پیش کرتے تھے۔ میں نے اس کی جھلکیاں بہت قریب سے گھریلو ماحول میں دیکھی ہیں۔ **آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کا رنگ بالکل ایسا ہی تھا جیسا کہ نبض دل کے تابع ہو۔ عمر بھر اس تعلق کو کمال وفاداری سے نبھایا اور اس کیفیت میں کبھی کوئی رخنہ پیدا نہ ہونے دیا۔**

(الفضل 20 نومبر 1963ء ص 4)

مکرم سعد اللہ جان صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ''ایک دن جب کہ ہم کھانا کھا رہے تھے۔ ایک دوست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے پیغام لائے کہ حضرت صاحب آپ کو بُلاتے ہیں۔ آپ نے کھانا چھوڑ دیا اور فوراً پگڑی سر پر رکھ کر چل دیئے۔ بچپن کی نادانی کے باعث میں نے عرض کیا کھانا کھا کر تشریف لے جائیں۔ فرمایا: **''نہیں اُن کا حکم مقدم ہے۔''** اور پھر کافی دیر کے بعد آ کر کھانا کھایا۔

(الفرقان اپریل مئی 1964ء صفحہ 93)

حضرت میاں مظفر احمد صاحب ہی کا بیان ہے کہ

''اپنے عمر بھر کے ایک دوست سے جن سے ہمیشہ بڑی شفقت سے پیش آتے۔ اُن سے ایک مرتبہ حضور کسی جماعتی معاملہ میں ناراض ہوئے۔ اس دوست نے ابا جان کو ایک ذریعہ سے پیغام بھجوایا کہ میں ملنے آنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا حضرت صاحب اس سے ناراض ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ پہلے حضرت صاحب سے معافی لے۔ میں پھر ملوں گا۔ یوں نہیں مل سکتا۔''

(حیاتِ بشیر صفحہ 320)

محترم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی بیان کرتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو یاد فرمایا۔ تھوڑی دیر میں حضرت میاں صاحب تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے تشریف لے آئے۔ معلوم ہوتا تھا کہ آپ ریش مبارک کو اسی وقت خضاب لگانے سے فارغ ہوئے تھے کہ حکم پہنچ گیا۔ اور آپ جلدی میں فوراً ہی آ حاضر ہوئے کیونکہ آپ کے ناخنوں پر خضاب کے دھبے لگے ہوئے تھے۔

(سفرِ حیات صفحہ 262 ناشر اردو جرمن کلچرل سوسائٹی فرینکفرٹ)

مقام خلافت کو آپ ہمیشہ مختلف شکلوں میں احبابِ جماعت کے سامنے واضح فرماتے رہتے تھے۔ اس کی ایک اچھوتی اور نادر مثال مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے آپ نے لکھا کہ

''مرکز سلسلہ کی تو یہ حیثیت ہے کہ اگر صرف خلیفۂ وقت کی اکیلی ذات کے لئے ایک عمدہ ہسپتال قائم کرنا پڑے تو جماعت کو اُسے اپنا مقدس فریضہ سمجھ کر پورا کرنا چاہئے۔''

(الفضل 5 جنوری 1957ء)

حضرت مصلح موعود بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مؤرخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب لکھتے ہیں کہ فسادات 1953ء کے بعد حضرت اقدس نے مولانا مودودی صاحب کے شرانگیز رسالہ ''قادیانی مسئلہ'' کا خود جواب لکھوایا اور پھر فرمایا کہ میاں بشیر احمد صاحب بھی اسے دیکھ لیں۔ چنانچہ عاجز مسودہ لے کر حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اپنے قلم سے اس کے اختتام پر ایک ضروری نوٹ کا اضافہ کیا جسے حضور نے پسند فرمایا۔

(''اقلیم خلافت کے تاجدار'' صفحہ 17)

وہ صاحب قلم اور وہ نکتہ نواز
وہ روشن ضمیر اور دانائے راز
وہ خلق مجسم تھا کردار میں
ابلتے تھے نغمات گفتار میں
اطاعت پہ ایمان رکھتا تھا جو
مقام خلافت سمجھتا تھا وہ

آپ صاحب کشف والہام تھے لیکن بیان کرنے کی عادت نہ تھی۔ ایک دفعہ آپ کو عین بیداری کے عالم میں جبکہ کوئی دوسرا پاس نہ تھا۔ غیب سے بالکل صاف آواز سنائی دی کہ ''السلام علیکم''

(خالد فروری 1964ء ص 35)

احمدیت کے شاندار مستقبل کے متعلق آپ یقین محکم کی چٹان پر کھڑے تھے۔ ایک مرتبہ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے یہ بڑھ ہانکی کہ

''میں ساری دنیا پر اشتراکی جھنڈا لہراتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے توقع ہے کہ میری اس کوشش کی تکمیل کا دن دُور نہیں۔''

یہ الفاظ پڑھ کر آپ کی غیرت جوش میں آئی اور آپ نے ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا۔ **''غالب کون ہوگا؟ اشتراکیت یا (اسلام)؟''**

اس مضمون میں آپ نے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں درج کرنے کے بعد لکھا۔

''انسانی زندگی محدود ہے۔ مسٹر خروشیف نے ایک دن مرنا ہے اور میں بھی اس دنیوی زندگی کے خاتمہ پر خدا کی ابدی رحمت کا امیدوار ہوں مگر دنیا دیکھے گی اور ہم دونوں کی نسلیں دیکھیں گی کہ آخری فتح کس کے حق میں لکھی ہے۔ روس کا ملک حضرت مسیح موعود کی ایک عظیم الشان پیشگوئی دیکھ چکا ہے جو ان ہیبت ناک الفاظ میں کی گئی تھی کہ

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

اب کے دائمی غلبہ اور توحید کی سربلندی کا وقت آ رہا ہے۔ اور دنیا دیکھ لے گی کہ مسٹر خروشیف کا بول پورا ہوتا ہے یا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق (دین) کی فتح کا ڈنکا بجتا ہے''

(الفضل 28 جولائی 1960ء)

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

قادیان آپ کو بے حد محبوب تھا۔ 1948ء کی عیدالفطر پر ایک صاحب نے آپ کو حضرت مسیح موعود کے مزارِ مبارک کا تازہ فوٹو اور اُس کے قریب ترین موتیا کے پانچ پھول بھجوائے۔ یہ تحفہ قادیان کی مقدس یاد تازہ کر گیا۔ آپ نے اس گرانقدر تحفہ پر ''الفضل'' میں ان کا شکریہ ادا کیا نیز فرمایا:

''جہاں قادیان کے ان تحفوں نے روحانی خوشی اور مسرت کی لہر پیدا کی وہاں ان کی وجہ سے قادیان کی مخصوص یاد بھی تیز تر ہوگئی اور موتیا کے خشک شدہ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو نے قادیان کے ارض وسما اور قادیان کے لیل ونہار کی زبردست مگر دبی ہوئی مہک کو اس طرح اُٹھایا کہ دل ودماغ میں تہلکہ برپا ہوگیا۔''

(الفضل 17/اگست 1948ء)

قادیان کے درویش آپ کے بے حد منظورِ نظر تھے۔ قادیان کے درویشوں کی خدمت ایک مشکل معاملہ تھا۔ قادیان کے ہر درویش کے حالات کو نگاہ میں رکھنا، اس کے رشتہ داروں اور متعلقین کی مشکلات کا دور کرنا، ہر درویش کے لئے آرام وآسائش کا بہم پہنچانا۔ بیماروں کی تیمارداری، ناداروں کی حاجت روائی، حکومتوں سے ربط وضبط رکھنا۔ جلسہ سالانہ پر وفود کا بھیجنا۔ یہ اور اس قسم کے سینکڑوں کام تھے جنہیں آپ تن تنہا سرانجام دیتے تھے۔ ہر درویش اور اس کے رشتہ دار سے آپ کو محبت تھی۔ ایسی محبت جو اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے ہوتی ہے۔ ہر ایک کی تکلیف کو آپ اپنی تکلیف جانتے تھے۔ ان سے شفقت اور رأفت آپ کے سینہ میں موجزن تھی کہ سخت سے سخت تکلیف اور شدید سے شدید مصروفیت میں بھی ان سے ملنے کے لئے خود باہر تشریف لے آتے اور اگر اُٹھ کر باہر آنے کی طاقت نہ ہوتی تو اسے اندر بُلا لیتے اور اس کا ہر ممکن اعزاز فرماتے۔ بعض اوقات جب کسی درویش کے بچوں کو آپ سے ملاقات کئے کافی دیر ہو جاتی تو آپ خود اُن کے گھر تشریف لے جا کر ان کی خیریت پوچھتے۔

1951ء میں ربوہ میں تار گھر کُھل گیا۔ اس تار گھر سے ہندوستان میں سب سے پہلے آپ نے تار قادیان کے امیر جماعت کو بھجوائی۔

ایک مرتبہ ناظر صاحب امور عامہ قادیان کو لکھا کہ **''قادیان کی انجمن اور مَیں جو اُن کا ناظر ہوں، درویشوں کے لئے گویا باپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔''**

(الفضل 13 ستمبر 1963ء)

چنانچہ آپ نے واقعتاً اپنا بے نظیر نمونہ پیش

فرمایا۔ایک جگہ آپ نے تحریر فرمایا:۔

’’ قادیان کا درویش حلقہ دراصل ہمارے لئے ایک مقدس روضہ ہے جیسا کہ آئینہ کمالاتِ اسلام والے کشف میں حضرت مسیح موعود نے اسے ایک روضہ قرار دیا ہے۔‘‘

(الفضل 30 دسمبر 1955ء)

اے اہلِ قادیان ! وہ جو آپ کی یاد میں گداز ہوا جاتا تھا، قادیان کی یاد دل میں لئے یہاں سے کئی میل دور ربوہ کی مقدس بستی میں ابدی نیند سو رہا ہے ۔مگر عالَمِ بالا سے یہ پیغام دے رہا ہے۔:

جب کبھی تم کو ملے موقع دعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہل وفائے قادیاں

دوستوں کے ساتھ آپ نے مودت و مروت اور لطف و کرم کا دل آویز سلوک روا رکھا چنانچہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب فرماتے ہیں:

’’محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اس کی ذرہ نوازی نے اس عاجز کے لئے صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کی مشفقانہ رفاقت نصف صدی سے زیادہ عرصہ کے لئے میسر فرمادی اور اس تمام عرصے میں یہ عاجز متواتر اُس پاک اور صافی چشمہءِ فیض سے متمتع ہوتا رہا اور اُس بے نفس اور ہمہ تن متواضع ہستی کی طرف سے پیہم موردِ الطاف و عنایات رہا۔کبھی ایسا موقعہ پیدا نہ ہوا کہ خاکسار بھی اس محبوب و مشفق رفیق کی حقیر سے حقیر خدمت کی سعادت حاصل کرتا۔ یہ محرومی اِس عاجز کے لئے تلخ تأسف کا موجب ہے لیکن ساتھ ہی اُس عالی جناب کے لطفِ بے پایاں پر شاہد ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں الید العلیا سے نوازا تھا اور خاکسار کا مشاہدہ اور تجربہ سترہ سال کے سن سے لے کر ستر سال کی انتہاء تک یہی رہا کہ وہ ہاتھ ہر حالت میں بلند و بالا ہی رہا۔کبھی فضلِ الٰہی نے اسے نیچا نہ ہونے دیا۔

(الفرقان اپریل مئی 1964ء نمبر صفحہ 10)

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب موصوف آپ کی زندگی کے نمایاں پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’تعلق باللہ، عشقِ رسولؐ اور عشق مسیح زمان سے گہری وابستگی، خلیفہ وقت کی بے مثال اطاعت اور فرماں برداری خلق خدا سے بے پایاں شفقت، غرباء سے ہمدردی مرکز سے گہرا لگاؤ اور (۔) اور احمدیت کے مستقبل پر کامل یقین آپ کی زندگی کے خصوصی پہلو تھے۔ اپنی ساری عمر اپنی تمام تر طاقت اس کوشش میں صرف کی کہ خدا کا نام بلند ہو اور اس کی مخلوق کی بھلائی ہو،عین جوانی میں وقفِ دین کا عہد باندھا اور آخری سانس تک اسے بڑے ذوق اور شوق سے نبھایا۔

یہ خوش قسمت لوگ مسیح (۔) کی فوج کے صف اول کے سپاہی ہیں جن کی زندگی کا مقصد ایک اور صرف ایک تھا کہ (۔) دوبارہ زندہ ہو اور دنیا کو ایک زندہ خدا اور ایک زندہ نبی محمد (ﷺ) کی پہچان ہو۔ ان بزرگوں نے اپنی تمام طاقتیں اور کوششیں اس مقصد کے حصول کے لئے بے دریغ خرچ کردیں اور خدمتِ دین کا حق ادا کیا۔ (۔) اور احمدیت کے پودے کی اپنے خون اور قربانی سے آبیاری کی ۔ اور دنیا کی کوئی کشش اس کے رستہ میں حائل نہ ہونے دی۔‘‘

(الفضل 20 نومبر 1963ء ص 7)

آپ کی پیدائش بشاراتِ الٰہیہ کے ماتحت ہوئی۔**مگر انکسار اور عاجزی** کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ فرمایا:۔

’’یہ خاکسار حضرت مسیح موعود کے گھر میں پیدا ہوا اور یہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کے شکریہ کے لئے میری زبان میں طاقت نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ میرے دل میں اس شکریہ کے تصور تک کی گنجائش نہیں۔‘‘ (سیرتِ طیبہ صفحہ 28)

آپ نے زندگی بھر اپنے آپ کو **خدمتِ دین کے لئے وقف** رکھا اور جو عہد اللہ تعالیٰ کے ساتھ ابتدائی زندگی میں کیا تھا، اُسے عسر اور یُسر کی حالت میں بھی نبھایا اور خوب نبھایا۔آپ کی زندگی کا مقصد ایک اور صرف ایک تھا کہ دنیا کو ایک زندہ خدا اور ایک زندہ نبی محمد (ﷺ) کی پہچان ہو۔ آپ نے اپنی تمام طاقتیں اور کوششیں اس مقصد کے حصول کیلئے بے دریغ خرچ کردیں اور خدمتِ دین کا حق ادا کیا اور احمدیت کے پودے کی اپنے خون اور قربانی سے آبیاری کی ۔ اور دنیا کی کوئی کشش اس کے رستہ میں حائل نہ ہونے دی۔

ایک بیماری میں کسی نے عرض کیا کہ جب ڈاکٹر بار بار آپ کو مکمل آرام کا مشورہ دیتے ہیں تو آپ آرام کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ یہ مجھ سے ہو نہیں سکتا کہ میں خدمت دین سے ہٹ کر آرام کروں۔اس واسطے جب کبھی تھوڑا بہت افاقہ ہوتا ہے تو کچھ خدمت دین کر لیتا ہوں۔‘‘

(حیاتِ بشیر ص 262)

سلسلہ کے اموال کی حفاظت کا آپ بے حد خیال رکھتے اور اپنی ذاتی ضروریات کے لئے دفتر کی سٹیشنری اور دیگر اشیاء استعمال نہیں فرماتے تھے۔اور کارکنوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے رہتے کہ بعض اوقات غیر ارادی طور پر بھی انسان دفاتر کی سٹیشنری وغیرہ سے فائدہ اٹھالیتا ہے۔اس لئے کبھی کبھی کچھ نہ کچھ رقم ضرور خزانہ میں داخل کروادیا کرو۔

اسی طرح ایک درخواست پیش ہونے پر فرمایا کہ سلسلہ کے اموال کی حفاظت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ پوری تحقیق کے بعد کسی کی درخواست پر سفارش کی جایا کرے۔

آپ نہایت عالی حوصلہ، صابر اور زبردست قوتِ برداشت کے مالک تھے۔ ایک شخص نے آپ کو بہت تنگ کیا حتیٰ کہ خطوط میں دھمکیاں دیں۔حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے اینٹ کا جواب کم از کم اینٹ سے دینا چاہا اور جوابی مضمون لکھا مگر یہ کوہِ وقار اپنی جگہ سے نہ ہلا اور سختی کا جواب سختی سے دینا پسند نہ فرمایا۔اس طرح آپ نے یہ کوشش فرمائی کہ بعید کو بعید تر نہ کیا جائے بلکہ قریب لانے کی کوشش کی جائے۔(حیات بشیر ص 34) آپ حضرت مسیح موعو کی اس نصیحت پر گامزن تھے۔

گالیاں سُن کر دعا دو، پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو، تم دکھاؤ انکسار

موزوں اور بروقت نصیحت کرنا گویا آپ نے اپنے فرائض میں داخل فرما رکھا تھا۔

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب جماعت میں بہت دیر سے آئے مگر اپنی قابلیت، متانت اور سنجیدگی کی وجہ سے بہت جلد ترقی کر گئے۔حتیٰ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انہیں مفتی سلسلہ کے منصبِ جلیلہ پر سرفراز فرمایا۔آپ فرماتے ہیں کہ جب مجھے سلسلہ کا مفتی مقرر کیا گیا تو میں ذمہ داری کے بوجھ سے سخت پریشان تھا۔انہی دنوں سرِ راہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو آپ نے مسکراتے چہرے اور تبسم کناں لہجے میں فرمایا:

’’افتاء کے لئے ضروری ہے کہ احمدیت کی رُوح سے پوری پوری واقفیت ہو۔آپ بعد میں آئے ہیں ۔بچپن میں ماحول جو طبیعت بناتا ہے، اس کا آپ کو موقع نہیں ملا۔اس لئے آپ کو زیادہ محنت کرنا ہوگی ۔خصوصاً حضرت مسیح موعود کی محبت اور آپ کے خلفاء کے طریقِ عمل کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کریں۔تب ہی آپ احمدیت کی رُوح کو اپنا سکیں گے۔آپ اپنے ہر لفظ کی قیمت اور اس کے اثر کو سمجھیں کہ اس مقام پر آپ کے الفاظ سے ایک کثیر تعداد متاثر ہوگی۔‘‘

(حیاتِ بشیر صفحہ 413)

دیکھئے کس خوبصورتی کے ساتھ آپ نے اُن کے مقام کو بھی واضح فرمادیا اور پھر اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے روشن راستے کی نشاندہی بھی فرمادی۔سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:

’’اپنے تمام واقفیت کے حلقہ پر نظر دوڑا کر پورے وثوق اور شرح صدر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آپ اس زمانہ کے بہترین ناصحین میں سے تھے۔‘‘ (خالد فروری 1964ء ص 31)

گیسوئے اردو کے سنوارنے میں صوفیائے کرام اور مذہبی رہنماؤں کا بہت بڑا دخل ہے۔ اِس میدان میں جماعتِ احمدیہ کے ادباء اور صاحبِ قلم انشا پردازوں نے کچھ کم خدمات سرانجام نہیں دیں۔سرِ فہرست تو خود حضرت بانیء سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اسمِ گرامی ہے جنہوں نے اسّی کے لگ بھگ کتب اُردو میں تصنیف فرمائیں۔ حضور کے علاوہ بھی جماعت نے ایسے صاحبِ طرز اہلِ قلم پیدا کئے جنہوں نے اس میدان میں کماحقہٗ خدمات سرانجام دیں۔ان چوٹی کے چند ناموں میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا وجودِ مبارک بھی ہے۔حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم قرار دیا ہے۔حضرت میاں صاحب آپ کے صلبی بیٹے اور روحانی شاگرد تھے۔ اور آپ نے حضور کی اس عظیم الشان خصوصیت سے گہرا ورثہ پایا تھا۔آپ کی **علمی اور فکری خدمات** بے حد اعلیٰ اور نمایاں تھیں ۔حضرت میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک **منفرد اسلوبِ بیان** عطا فرمایا۔ بلاشبہ آپ کی نثر کو ایک ایسے چمن سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جس میں رنگارنگ کے پھول کھلے ہوں۔سلیس اور رواں اندازِ بیان جس پر فصاحت و بلاغت قربان، لفظوں کی خوبصورت تراش ، پسندیدہ، تراکیب، استعارات اور تشبیہات کا باسلیقہ استعمال آپ کی نثر کے طُرہ ہائے امتیاز قرار دیئے جاسکتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں یہ بات تسلیم کرنا پڑتی ہے کہ آپ نے جس مسئلہ پر بھی قلم اُٹھایا، اُسے نہایت صاف، دلنشین اور آسان انداز میں بیان فرمایا۔آپ کی تحریر دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے اُردو نثر میں جو وسیع زندہ جاوید لٹریچر کا سرمایہ چھوڑا، وہ رہتی دنیا تک سلطان القلم کے بیٹے اور عظیم شاگرد ہونے کی حقانیت پر مہرِ تصدیق ثبت کرتا رہے گا۔

آپ کے قلم سے سیرت خاتم النّبیین، سیرت المہدی، سلسلہ احمدیہ، تبلیغِ ہدایت، ہمارا خدا، کلمۃ الفصل، ختمِ نبوت کی حقیقت، الحجۃ البالغۃ ، چالیس جواہر پارے ، سیرت طیبہ ، درمنثور، درّ مکنون ، آئینہ جمال، عید کی قربانیاں ایسی شاہکار تاریخی اور دیگر متعدد قابلِ قدر کتب کا اضافہ اُردو زبان میں ہوا۔ اس کے علاوہ الفضل اور دیگر رسائل میں شائع شدہ مضامین آپ کے غیر معمولی قلمی جہاد کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

حضرت میاں صاحب موصوف کو موقعہ اور وقت کے مطابق اپنی تحریر میں ایسا زور پیدا کرنے پر بھی قدرت حاصل ہے کہ جس سے کلام میں ایک **اعلیٰ درجہ کا اثر اور تاثیر** پیدا ہو جاتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے انتخاب کے موقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

’’ اے جانے والے ! تجھے تیرا پاک عہدِ خلافت مبارک ہو کہ تُو نے اپنے امام و مطاع مسیح کی امانت کو خوب نبھایا اور خلافت کی بنیادوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ جا اور اپنے آقا کے

ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے اور رضوانِ یار کا ہار پہن کر جنت میں ابدی بسیرا کر

اور اے آنے والے! تجھے بھی مبارک ہو کہ تُو نے سیاہ بادلوں کی دل ہلا دینے والی گرجوں میں مسندِ خلافت پر قدم رکھا ہے۔ اور قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ تُو ہزاروں کانپتے ہوئے دلوں میں سے ہو کر تختِ امامت کی طرف آیا اور پھر صرف ایک ہاتھ کی جنبش سے ان تھراتے ہوئے سینوں کو سکینت بخش دی۔ آ اور ایک شکور جماعت کی ہزاروں دعاؤں اور تمنّاؤں کے ساتھ ان کی سرداری کے تاج کو قبول کر۔ تُو ہمارے پہلو سے اُٹھا ہے مگر بہت دُور سے آیا ہے۔ آ۔ اور ایک قریب رہنے والے کی محبت اور دور سے آنے والے کے اکرام کا نظارہ دیکھ۔''

(سلسلہ احمدیہ جلد اول ص 334)

یہ اقتباس حضرت میاں صاحب کے پارہ ہائے نثر میں شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔ الفاظ کی موزونیت، اندازِ بیان، زورِ کلام، تاثر، روانی، سلاست، غرضیکہ سب کچھ اس میں موجود ہے۔

خاکسار یہاں اس امر کے اظہار سے رُک نہیں سکتا کہ آپ نے جماعت کی علمی خدمت صرف اور صرف ثواب اور خدمتِ دین کی غرض سے فرمائی۔ اپنی کتابوں کی اشاعت اور فروخت سے کبھی مالی تعلق نہ رکھا اور نہ ہی اس کے نفع نقصان میں کوئی حصہ رکھا۔ آپ کا یہ اسوۂ کس قدر روشن اور قابلِ تقلید ہے کہ اپنے لئے اور اپنے دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے جو نسخے لیتے، وہ بھی اپنے پاس سے قیمت دے کر خریدتے تا ثواب میں کمی نہ آئے۔

اپنے رفقائے کار کے ساتھ حسن سلوک آپ کو اپنے عظیم والد سے ورثہ میں ملا تھا چنانچہ سلسلہ احمدیہ کی تصنیف کے دنوں کی ایک یاد مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ

''رات کے بارہ ایک بجے تک کام ہوتا۔ ایک رات کام بہت زیادہ تھا۔ رات دو بجے تک کام کرتے رہے۔ بارش اور ہوا کی وجہ سے سردی بہت تھی۔ حضرت میاں صاحب ایک خوشنما دلائی اوڑھے ہوئے تھے۔ مَیں نے عرض کیا۔ یہ دلائی مجھے عنایت فرما دیں۔ آپ نے اسی وقت دلائی اتار کر مجھے دے دی۔ میں بہت شرمندہ ہوا کہ ایسی سردی میں آپ نے دلائی اتار دی ہے۔ مَیں نے پھر عرض کیا کہ میں گھر تک چلتا ہوں۔ وہاں سے یہ لے آؤں گا۔ چنانچہ مکان پر جا کر آپ نے وہ دلائی مجھے دے دی۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ دفتر کے نیچے سے آپ کی آواز آئی۔ کھڑکی سے نیچے دیکھا تو حضرت میاں صاحب رضائی لئے کھڑے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ رات کے دو بجے ہیں۔ آپ نے یہ تکلیف کی۔ آپ نے رضائی دیتے ہوئے فرمایا۔

''مَیں جب بستر میں لیٹ گیا تو مجھے خیال آیا کہ آج سردی بہت ہے۔ دلائی میں آپ کا گزارا کیسے ہوگا؟ ملازم سب سوئے ہوئے تھے۔ مَیں نے سوچا یہ ثواب خود ہی حاصل کرلوں۔''

(الفضل 20 / اکتوبر 1963ء ص 3)

سبحان اللہ!! کیا شانِ کریمانہ ہے۔

واقفین زندگی کا بے حد احترام آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ کئی مرتبہ آپ کسی اہم کام میں مصروف ہوتے یا بیماری کے باعث بستر سے الگ ہونا بھی دوبھر ہوتا مگر جونہی عِلم ہوتا کہ کوئی مربی سلسلہ یا واقفِ زندگی ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہے تو سب کام چھوڑ کر ان سے ملاقات کے لئے تشریف لے آتے۔

کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ نقرس کی تکلیف کے باعث بڑی مشکل سے دیوار کے ساتھ ہاتھوں کے ذریعہ سہارا لے کر باہر تشریف لائے اور اگر خود باہر نہ آسکتے تو مہمان کو اپنے کمرہ میں ہی بُلا لیتے اور لیٹے لیٹے اُن سے احوال دریافت فرماتے۔

(حیاتِ بشیر صفحہ 270)

غرباء پروری کا جذبہ اتنا عام اور نمایاں تھا کہ اپنے الگ، غیر احمدی حتی کہ غیر مسلم بھی آپ سے فیض پاتے رہے۔ اس کی شہادت آپ کی وفات پر جالندھر سے نکلنے والے ایک اخبار ''بھیم پترکا'' دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''احمدی جماعت کے ممتاز اور ٹھکرائی خلق کے عظیم خدمت گار مرزا بشیر احمد صاحب ایک لمبی علالت کے بعد چند دن ہوئے پاکستان میں رحلت فرما گئے۔ مرزا صاحب علم و ادب اور بلند ترین انسانی قدروں کے مجسمہ تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی بنی نوع انسان کی بہتری اور بہبودی کے لئے صرف کی۔ اچھوت پکارے جانے والے کروڑوں دبے کُچلے لوگوں کو سماجی مخلصی سے نجات دلانے کے لئے جو قابلِ داد خدمت انہوں نے حیران کُن طریقوں سے سرانجام دی، اس کے لئے انہیں ہمیشہ کے لئے یاد کیا جاتا رہے گا۔''

(بھیم پترکا جالندھر بھارت اکتوبر 1963 بحوالہ الفضل 29/ اکتوبر 1963ء ص 23)

اس ضمن میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔ قادیان کی ایک بوڑھی خاکروبہ سلام کے لئے حاضر ہوئی اور زمین پر بیٹھنے لگی تو آپ نے فرمایا اُٹھو۔ کرسی پر بیٹھو۔ وہ عورت جسے گھر کے ایک خادم کے سامنے بھی کرسی پر بیٹھنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی اور جس کی ساری عمر مٹی میں لتھڑے ہوئے گزری، اُسے بہ اصرار کرسی پر بٹھایا اور اپنے خادمِ خاص بشیر سے کہا کہ قادیان سے آئی ہے۔ پرانی خادمہ ہے۔ اس کے لئے چائے لاؤ (خالد فروری 1964ء ص 33)۔ ذرّہ نوازی کی ایسی مثالیں کم کم ہی ملتی ہیں۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے آپ کی **سیرت کا خلاصہ** بہت خوبصورت اور وجد آفریں انداز میں کھینچا ہے۔ جو سننے اور سنانے کے لائق ہے۔ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو جن ہدایات پر کاربند ہونے کے لئے فرمایا ہے وہ ہدایات زیرعنوان ''ہماری تعلیم'' کشتی نوح میں درج ہیں اور دراصل یہ تعلیم قرآن حکیم اور حدیث شریف کا خلاصہ اور لب ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی زندگی اس تعلیم کا عملی نمونہ تھا۔ آپ کے اندر علم اور عمل کے کمالات تھے، عفو و درگزر، رفق و مدارات، تحمل اور برداشت، زہد و تعبد، اپنوں اور بیگانوں کی خیر خواہی اور ہمدردی، شجاعت اور انتظامی قابلیت، مہمات امور میں اور مشکل حالات میں ہمیشہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے جاں بکف اور سینہ سپر ہو جانا۔ یہ وہ اخلاق عالیہ تھے جن کو ایک دنیا نے مشاہدہ کیا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ان اخلاق کریمہ کی وجہ سے آپ ایک ایسے انسان تھے جو احسن تقویم کا زندہ نمونہ تھے۔ (حیاتِ بشیر صفحہ 28)

تقریر کے آخر پر خاکسار **حضرت میاں صاحب کا ایک پیغام احباب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہے۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر معاندین احمدیت کے انسانیت سوز طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:**

''جب حضرت مسیح موعود کی وفات کی خبر مخالفوں تک پہنچی تو......ان لوگوں نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر خوشی کے گیت گائے اور مسرت کے ناچ ناچے اور شادمانی کے نعرے لگائے اور فرضی جنازے بنا بنا کر نمائشی ماتم کے جلوس نکالے''۔

اس کے بعد آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

''ہماری غم زدہ آنکھوں نے ان نظاروں کو دیکھا اور ہمارے زخم خوردہ دل سینوں کے اندر خون ہو ہو کر رہ گئے۔ مگر ہم نے ان کے اِس ظلم پر صبر سے کام لیا اور اپنے سینوں کی آہوں تک کو دبا کے رکھا۔ اس لئے نہیں کہ یہ ہماری کمزوری کا زمانہ تھا.... بلکہ اس لئے کہ خدا کے مقدس مسیح نے ہمیں یہی تعلیم دی تھی کہ:

گالیاں سن کے دعا دو، پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

......ہم اپنی آنے والی نسلوں کو بھی یہی کہتے ہیں۔ ہاں وہی نسلیں جن کے سروں پر بادشاہی کے تاج رکھے جائیں گے کہ جب خدا تمہیں دنیا میں طاقت دے اور تم اپنے دشمنوں کا سر کچلنے کا موقعہ پاؤ اور تمہارے ہاتھ کو کوئی انسانی طاقت روکنے والی نہ ہو تو تم اپنے گزرے ہوئے دشمنوں کے ظلموں کو یاد کر کے اپنے خونوں میں جوش نہ پیدا ہونے دینا اور ہماری کمزوری کے زمانہ کی لاج رکھنا تا لوگ یہ نہ کہیں کہ جب یہ کمزور تھے تو دشمن کے سامنے دب کر رہے اور جب طاقت پائی تو انتقام کے ہاتھ کو لمبا کر دیا۔ بلکہ تم اس وقت بھی صبر سے کام لینا اور اپنے انتقام کو خدا پر چھوڑنا.....اے آسمان گواہ رہ کہ ہم نے اپنے آنے والی نسلوں کو خدا کے سچے مسیح کی رحمت اور عفو کا پیغام پہنچا دیا۔''

(سلسلہ احمدیہ جلد اول ص 186-185)

روح تھی جس کی غمِ انسانیت سے بے قرار
گفتگو تھی جس کی گلہائے مروّت کی بہار
اِک دِل بیدار چشمِ خود نگر رکھتا تھا جو
ذرے ذرے پر محبت کی نظر رکھتا تھا جو

اصل سالگرہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ آپ بچوں کو بے تکے پیسے دینے کی قائل نہ تھیں۔ آپ محسوس کرتی تھیں کہ اس سے بچوں میں فضول خرچی پیدا ہوتی ہے جب بھی کسی ضرورت کے لئے پیسے دیتیں تو ایک ایک پیسہ کا حساب لیتیں۔ یہ اس لئے تا کہ بچوں میں لین دین میں دیانت داری پیدا ہو۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو سالگرہ پر کیک منگوا کر دعوت کرتی ہیں اور تحائف دیئے جاتے ہیں۔ آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا بلکہ اس دن کوئی نیک نصیحت کان میں ڈالتیں۔ ایک دفعہ آپ کی بیٹی فوزیہ کی چودھویں سالگرہ آئی آپ نے اپنے ہاتھ سے ان کو ایک پیارا سا خط لکھا جو آج تک انہوں نے سنبھالا ہوا ہے اس میں آپ نے بڑی قیمتی نصائح کیں۔

سب سے پہلے تو یہ لکھا کہ چودھواں سال ایک لڑکی کے لئے خاص سال ہوتا ہے اس لئے بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے نصیحت کی کہ دعاؤں کو اپنا وطیرہ بنا لینا چاہئے۔ سوائے خدا کے کسی انسان سے کوئی امید نہ رکھنی چاہئے اور مخلوق خدا سے ہمدردی کو اپنا شعار بنا لینا چاہئے اور کسی انسان کو زبان یا ہاتھ سے دکھ نہ پہنچانا چاہئے۔ اس سے اچھا تحفہ کیا کوئی ماں اپنے بچے کو دے سکتی ہے؟

اتنی پیاری نصیحتیں اگر ہم مان لیں تو خدا بھی خوش اور بندے بھی خوش اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آپ سب بھی اپنی سالگرہ کے موقعہ پر ان تین اچھی باتوں پر عمل کرنے کا عہد کریں تو یہ اصل سالگرہ ہوگی۔

(دخت کرام صفحہ 19.20)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ظفر اللہ خاں صاحب قائمقام صدر جماعت چندر کے منگولے تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 5 جون 2013ء کو بعد نماز مغرب بیت الذکر چندر کے منگولے میں سفیر احمد ابن مکرم منیر احمد صاحب جھٹول بعمر 11 سال، گل نواز ابن مکرم اعجاز احمد صاحب بعمر 13 سال، ہالہ وسیم بنت مکرم وسیم احمد بسرا صاحب ساڑھے چھ سال کی تقریب آمین ہوئی۔ ان عزیزان سے محترم مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے قرآن مجید کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ ان بچوں کو قرآن پڑھانے کی سعادت مکرم وسیم احمد بسرا صاحب معلم وقف جدید کے حصے میں آئی اور بعد از تقریب حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے سینوں سے قرآن مجید کی محبت بھر دے۔ نیز قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ، انوائرمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، مائینز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ خواہشمند احباب آن لائن اپلائی کرنے کے لئے محکمہ کی آفیشلی ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ کو شپ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کیلئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ (ASP)، الیکٹرک ویلڈرز، گیس کٹر، سٹیل فیبریکیٹرز، گرائینڈر مین، اوور ہیڈ کرین آپریٹر اور مارکر کی ضرورت ہے۔

پبلک سیکٹر ایک خودمختار ادارے کو کک، ویٹر، ٹیکنیشن iii/ii (الیکٹرونکس، مکینیکل سول) ٹیکنیشن iv (سپورٹنگ ٹیکنیکل سٹاف/ الیکٹریکل/ مکینیکل/ اینسلری) ٹیکنیشن iv (ملر) اور فائر مین کی خالی آسامیوں کیلئے صحت مند افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

Borjan پرائیویٹ لمیٹڈ کو اسسٹنٹ مینیجر ایڈمنسٹریشن اور اسسٹنٹ مینیجر اسٹیٹ کی ضرورت ہے۔

سرگودھا میں واقع ایک اچھی شہرت کی حامل آٹو ورکشاپ کو جاب کنٹرولرز، ٹریینز، سروس ایڈوائزر اور سروس مینیجر کی ضرورت ہے۔ ٹویوٹا گاڑیوں کا کام جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنے کاغذات دیئے گئے ایڈریس پر میل کریں۔

nstsaa@yahoo.com

jobs@sanat-o-tijarat.org

نوٹ: اشتہار نمبر 1 تا 4 کی تفصیل کیلئے 9 جون 2013ء کا اخبار ''روزنامہ جنگ'' ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئرکنڈیشننگ۔ 3۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس 4-وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ پلمبنگ۔
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن
4۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3۔ فون نمبر 0336-7064603 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز یکم جولائی 2013ء سے ہوگا۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

شعبہ گائنی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے شعبہ گائنی ہمیشہ کی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے۔ اب مندرجہ ذیل سہولیات کی مدد سے مریضوں کے علاج میں مزید آسانی پیدا کی جا رہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سہولیات پاکستان کے صرف چند چوٹی کے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

☆) ہڈیوں کی مضبوطی معلوم کرنے کیلئے Bone Densitometer کا استعمال۔

☆) الٹرا ساؤنڈ کی جدید قسم Color Doppler کا استعمال

☆) رحم کے منہ کے کینسر کی تشخیص کیلئے Colposcopy کا استعمال

☆) مخصوص ایام میں خون کے زیادہ اخراج کو کم کرنے کیلئے Thermachoice یعنی بغیر آپریشن رحم نکالنے کا علاج

☆) بچہ دانی کے اندرونی دیواروں کا معائنہ کرنے کیلئے Hysteroscopy کی سہولت

☆) دوران زچگی بچے کے دل کی رفتار معلوم کرنے کیلئے CTG کی سہولت

☆) گائنی وارڈ اور لیبر وارڈ میں ہیپا ٹائٹس کے مریضوں کیلئے موثر طور پر علیحدہ انتظام

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم نفیس احمد عتیق صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے خسر (جو کہ خاکسار کے ماموں بھی ہیں) محترم نصیر احمد چغتائی صاحب آف مور فلڈن جرمنی ابن مکرم بشیر احمد چغتائی صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت واہ کینٹ کا جرمنی میں بائی پاس متوقع ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

مکرم سیف اللہ خان رند بلوچ صاحب ملتان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو ایکسیڈنٹ کے باعث کافی چوٹیں آئی ہیں ایک دن نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آ گیا ہوں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو کامل شفایابی سے نوازے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

بقیہ صفحہ 2 حضور انور کا استقبالیہ سے خطاب

نام ''بیت الرحمٰن'' رکھا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ ایسے خدا کا گھر ہے جو رحمٰن ہے یعنی جو اپنی مخلوق کے لئے بغیر کسی شرط کے مہربان ہے ہماری کمیونٹی جنہوں نے یہ بیت تعمیر کروائی ہے آپ کو یقین دلاتی ہے کہ ہم ہمیشہ ان لوگوں کی خدمت اور مدد کریں گے جن کے ساتھ ہم رہتے ہیں اور ہماری کمیونٹی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرے گی تاکہ ہم رحمٰن خدا کے ہر ممکن فضل کو جذب کرنے والے بن سکیں۔

چند معزز مہمانوں کے تاثرات

1۔ صوبائی پارلیمنٹ ویلنسیا کے صدر D.juan cotino نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب! یہ بیت الذکر جس کے بنانے میں آپ نے بیحد محنت کی ہے، بیحد خوبصورت ہے۔ میں یہاں موجود مختلف مذاہب کے نمائندوں کو سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ ہم یہاں رحیم ورحمٰن خدا کے نام پر اکٹھے ہوئے ہیں۔

2۔ محترم خوسے ماریہ آلونسو صاحب جو کہ کانتا بریا سے ممبر آف پارلیمنٹ ہیں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

''آج کی ملاقات نے مجھ پر وہی روحانی اثر چھوڑا ہے جو یورپین پارلیمنٹ میں ہونے والی ملاقات کے بعد میرے دل نے محسوس کیا تھا میں جب بھی کسی احمدی سے ملتا ہوں میرا تاثر ہوتا ہے کہ ایک امن پسند اور امن کا پرچار کرنے والے آدمی سے مل رہا ہوں مجھے امید ہے کہ یہ بیت الذکر بہت سی غلط فہمیوں کے تدارک کا ذریعہ ثابت ہو گی۔''

مکرم محمد عمران جاوید صاحب ہاکر الفضل دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی ناجیہ عمران عمر دو سال گزشتہ چار دنوں سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنے خاص فضل سے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مرتبہ: مکرم محمد محمود طاہر صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

سِرُّ الْخِلَافَةِ

اردو ترجمہ

نام کتاب : سِرُّ الْخِلَافَةِ۔اردو ترجمہ
تصنیف: حضرت مسیح موعود
سن اشاعت : 2013ء
تعداد صفحات : 254
ناشر : نظارت اشاعت ربوہ

حضرت مسیح موعود نے سِرُّ الْخِلَافَةِ کے نام سے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں یہ کتاب تصنیف فرمائی جو 1894ء میں شائع ہوئی اور یہ روحانی خزائن جلد 8 میں شامل ہے۔اس میں مسئلہ خلافت پر آپ نے سیر حاصل بحث کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ چاروں خلفاء برحق تھے۔ حضرت ابوبکرؓ سب صحابہ سے اعلیٰ شان رکھتے تھے اور دین کے لئے آدم ثانی تھے۔حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق بعض اعتراضات کے مسکت جوابات بھی دیئے گئے اور اس نزاع کے حل کے لئے آپ نے دعا کا طریق فیصلہ 5 ہزار روپیہ انعامی چیلنج کے ساتھ بھی پیش فرمایا لیکن کوئی سامنے نہ آیا۔

حضور نے اپنے دعویٰ مہدویت پر بھی اس کتاب میں بحث فرمائی ہے۔عربی زبان میں کتاب لکھنے کا ایک مقصد آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ یہ مخالفین کی حقیقت کھولنے کے لئے بوعدۂ انعام ستائیس روپیہ شائع ہوئی ہے۔ اس چیلنج کے مقابل پر بھی کوئی سامنے نہ آیا اور یوں مخالفین نے اپنا عاجز ہونا ثابت کر دیا۔حضور کی یہ کتاب عربی زبان کا بھی شاہکار ہے۔

نظارت اشاعت ربوہ کو حضرت مسیح موعود کی اس عربی تصنیف کا اردو ترجمہ احباب جماعت کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔سرالخلافہ کا اردو ترجمہ محترم مولانا محمد سعید صاحب انصاری مربی سلسلہ نے کیا ہے جس پر عربک بورڈ ربوہ نے نظر ثانی کی۔2013ء میں یہ کتاب اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہو کر منظر عام پر آئی ہے۔صفحات پر مواد 2 کالمی دیا گیا ہے۔ دائیں کالم میں عربی متن جبکہ بائیں کالم پر اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب کل 254 صفحات پر مشتمل ہے۔سرالخلافہ کا ایک حصہ اردو زبان میں ہے۔ اردو متن بھی من وعن اس میں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

گرمیوں کی گرم ہواؤں میں، آجائیں صاحب جی کی چھاؤں میں
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ +92-47-6212310
www.sahibjee.com

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ایم ٹی اے کے پروگرام

21 جون 2013ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کا دورہ سنگاپور
7:15 am	جاپانی سروس
7:35 am	ترجمۃ القرآن کلاس
8:45 am	کسر صلیب
9:20 am	جہاد کا اصل نظریہ۔حصہ اول
9:50 am	لقاء مع العرب 7 نومبر 1996ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	پیس کانفرنس 2007ء
12:25 pm	سرائیکی سروس
1:15 pm	راہ ہدیٰ
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	دینی وفقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبیؐ
6:50 pm	تلاوت قرآن کریم
7:05 pm	یسرنا القرآن
7:25 pm	بنگلہ پروگرام
8:40 pm	براہین احمدیہ
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جون 2013ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	پیس کانفرنس 2007ء

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 15 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:17

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15 جون 2013ء

1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
6:15 am	حضور انور کا سکینڈے نیوین ممالک کا دورہ
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 7 ستمبر 2012ء
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
11:30 pm	خطاب بر موقع جلسہ سالانہ

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 جون 2013ء

2:00 am	راہ ہدیٰ
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء
6:30 am	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب 3 اکتوبر 1996ء
11:55 am	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء
8:10 pm	گلشن وقف نو
11:25 pm	گلشن وقف نو

FR-10

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
خوشخبری
فری انٹرنیٹ کورس
داخلے جاری ہیں
☆ کمپیوٹر بیسکس
☆ مائیکروسافٹ آفس
☆ گرافکس ڈیزائننگ
☆ ویب ڈیویلپمنٹ
☆ ایس ای او
☆ سپوکن انگلش
ادارہ کی جانب سے کروایا جارہا ہے
جو آپ کو مستقبل میں JOBS کے مواقع بڑھا دے گا علاوہ ازیں آپ خود بھی اپنا کام شروع کر سکتے ہیں۔
اور گھر بیٹھے انٹرنیٹ پر کام کر کے روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔
آج ہی تشریف لائیں اور کورسز کے بارے میں مکمل رہنمائی حاصل کریں۔
نظارت تعلیم سے منظور شدہ
UPS اور جنریٹر کی سہولت
ائیر کنڈیشنڈ کلاس رومز
کوالیفائیڈ ٹیچرز
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002, 03334407321